International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01, Jan-Jun 2023
pp:374 - 385

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

متاخر اسلامی فکر سے دینی اصطلاحات کا پس منظر: اختصاصی زاویہ ہائے افکار کا تجزیہ

Contextualizing Religious Terminology from previous Islamic Thought: An Analysis of Specialized Perspectives

Muhammad Kausar
Lecturer, Department of Arabic and Islamic studies,
The University of Lahore, Pakistan
muhammad.kausar@ais.uol.edu.pk
Hafeez ur Rahman
Lecturer, Department of Arabic and Islamic studies,
The University of Lahore, Pakistan

Qari Hafiz Ullah Khan
Village Jahangir Kakki, post office Kakki, Tehsil Kakki,
District Bannu, kpk, Pakistan

Abstract

This study provides an analysis of specialized perspectives on religious terminology from advanced Islamic thought. It explores how terminology within Islamic discourse is understood and interpreted through the lens of advanced Islamic scholars. The research examines specific conceptual frameworks and nuanced interpretations that these scholars apply to religious terms, considering their historical evolution and contemporary relevance. Through a comprehensive review of primary sources and scholarly literature, the study elucidates the contextualization of religious terminology. It highlights how advanced Islamic thought shapes and refines meanings, emphasizing the depth of understanding derived from scholarly discourse and intellectual traditions. The analysis aims to contribute to a nuanced understanding of religious terminology within Islamic scholarship, reflecting on its implications for contemporary theological and philosophical discussions.

Keywords: Islamic thought, religious terminology, advanced scholars, conceptual frameworks, interpretation.

تعارف موضوع

مقاصد شرعیہ کی اصطلاح کی بنیادی طور پر دو جہات ہیں۔ ایک جہت یہ ہے کہ پورے دین اور شریعت کے ہر ہر حکم کی مصلحت اور راز کیا ہے، کس حکم میں کیا مصلحت چھپی ہوئی ہے، خواہ وہ حکم عقائد سے متعلق ہے یا عبادات، اخلاقیات اور معاملات کے بارے میں ہے۔ گو مصالح شریعت بطور اسرار شریعت اور اسرار دین ایک الگ موضوع ہے۔ جبکہ دوسری

جہت "تعلیل بالحکم "یعنی مصلحت و حکمت کی بنیاد پر حکم لگانا ہے۔ اول جہت کے اعتبار سے سب سے پہلے جس شخصیت نے "مقاصد" کی اصطلاح کو استعمال کیا وہ حکیم ترمذیؒ ہیں۔ ذیل میں ان کا مختصر تعارف بیان کیا جاتا ہے۔

1) الحکیم الترمذیؒ المتوفی 318ھ

آپ کا نام ابو عبد اللہ محمد بن علی الترمذی ہے۔ مشہور محدث، صوفی، فلسفی اور فقیہہ تھے۔ ترمذ شہر کی طرف نسبت کی وجہ سے الترمذی جبکہ اسرار شریعت کی پہچان میں ماہر ہونے کی وجہ سے الحکیم مشہور ہوئے۔ آپؒ کی ولادت 255ھ میں ہوئی۔ سو سے زائد اساتذہ و شیوخ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ جن میں قتیبہ بن سعیدؒ، علی بن حجرؒ، صالح بن عبد اللہ الترمذیؒ، عتبہ بن عبد اللہ المروزیؒ، یحیٰ ختؒ، سفیان بن وکیعؒ اور عباد بن یعقوب الرواجنیؒ کے نام نمایاں طور پر شامل ہیں۔ جبکہ تلامذہ میں احمد بن محمد بن عیسیٰؒ، حسن بن علی الجوزجانیؒ، محمد بن عمر الوراقؒ اور یحیٰ بن منصور القاضیؒ کو بلند مقام حاصل ہے۔ آپؒ نے تفسیر، حدیث، فقہ، فلسفۃ التشریع، علم الکلام، تصوف اور تاریخ صوفیائے پر 60 سے زائد کتب تحریر کیں۔ آپؒ کی وفات کے بارے میں مؤرخین کے ہاں شدید اختلاف ملتا ہے تاہم راجح قول کے مطابق آپؒ کی وفات 318ھ میں ہوئی۔[1] آپؒ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے اسرار شریعت کو بیان کرنے کے لیے "مقاصد" کی اصطلاح کا استعمال کیا اور نماز کے اسرار و مقاصد کو بیان کرنے کے لیے اپنی کتاب کو "الصلوۃ و مقاصدھا" کے نام سے موسوم کیا جبکہ حج کے اسرار و رموز کو بیان کرنے کے لیے "الحج و اسرارہ" کے نام سے دوسری کتاب تحریر کی۔ ذیل میں ان دونوں کتب کا مختصر تعارف بیان کیا جاتا ہے۔

i) "الصلوٰۃ و مقاصدھا"

کتاب ھذا کا زیر مطالعہ نسخہ حسنی نصر زیدان کی تحقیق کے ساتھ 1965ء میں دار الکتب العربی مصر سے شائع ہوا ہے۔ کتاب ہذا بنیادی طور پر درج ذیل بیس موضوعات پر مشتمل ہے۔

1) شأن الصلاة
2) شأن الوقوف
3) تفسير انوار الكلمات
4) تفسير التحيات لله
5) شأن العرس
6) باب الوضوء
7) صورة الصلاة بين الافعال
8) محل الصلاة من الله عزوجل
9) تفسير القبول

10) اهل التلاوة

11) حديث البرائت

12) باب جوامع الكلم وتفسيرها

13) عدد ركعات الصلاة

14) تفسير المواقيت

15) تفسير رضوان الله وعفوه

16) تعليم الوضوء

17) منازل الصلوات من العباد

18) كتابة الصلوات على المؤمنين

19) شرح حديث البرائت

20) حديث النعمان بن بشير فی التسبيح

علامہ ترمذیؒ نے اپنی اس کتاب میں فقہاء واصولین کی بجائے صوفیاء و متکلمین کا منہج اختیار کیا ہے اور نماز کے اسرار ورموز کو بیان کرتے ہوئے بلیغ نکات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ نماز میں اللہ کے ذکر میں مصروف ہونے کو انتہائی بلیغ انداز میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"فبذكرالله يرطب القلب ويلين وبالشهوات يقسو القلب و يبس۔ فاذا اشتغل القلب عن ذكر الله بذكر الشهوات كان بمنزلة شجرة انما رطوبتها ولينها من الماء۔ فاذا منعت الماء يبست عروقها وذبلت اغصانها۔ واذا منعت السقى أصابها حر القيظ، فيبست الاغصان۔ فاذا مددت غصنا منها الیٰ نفسک لم ينقدلک وانکسر۔ فلاتصلح هذه الشجرة الا ان تقطع فتصير وقودا للنار۔فکذلک القلب انما يبس اذا خلا من ذكر الله، واصابته حرارة النفس وملاذ الشهوات، فامتنعت الاركان من الطاعة، فاذا مددتها انکسرت ولاتصلح الا ان تکون حطباً للنار الكبریٰ۔"[2]

"پس اللہ کے ذکر کے ساتھ دل نرم اور تَر ہوتا ہے اور نفسانی شہوات کی وجہ سے سخت اور خشک ہوتا ہے۔ جب دل اللہ ذکر کے علاوہ شہوات کے ذکر میں مشغول ہو جائے تو اس کی مثال ایسے درخت کی ہے جس کی نرمی ور طوبت پانی سے ہے۔ پس جب پانی اس سے روک لیا جائے تو اس کا عرق اُڑ جائے گا اور اس کی شاخیں خشک ہو جائیں گی گرمی کی حرارت پہنچنے کی وجہ سے، پھر جب تو کسی ایک شاخ کو اپنی طرف کھینچے گا تو وہ تیرے لیے سہارا نہیں بنے گی بلکہ ٹوٹ جائے گی۔ پس یہ درخت درست نہیں ہو گا اور کٹ کر آگ کا ایندھن بن جائے گا۔ پس اسی طرح دل اللہ کے ذکر سے خالی ہونے کی

وجہ سے خشک ہو جاتا ہے۔ اس کو نفس اور شہوات کی حرارت پہنچتی ہے۔ جوارح اللہ کی اطاعت سے رُک جاتے ہیں۔ پھر جب تو اسے کھینچتا ہے تو وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جہنم کی آگ کا ایندھن بن جاتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:

"فكل صلاة هی توبة، وما بين الصلاتين غفلة وجفوة، وذلات وخطايا: فبالغفلة يبعد من ربه فاذا بعد أشروبطر لانه يفتقد الخشية والخوف، وبالجفوة يصير اجنبيا وبالزلة يسقط وتنزلق قدمه فتنكسر وبالخطايا يخرج من المأمن فيأسره العدو۔"[3]

"پس ہر نماز دو نمازوں میں ہونے والی غفلت، لاپرواہی، لغزشوں اور غلطیوں سے توبہ کا نام ہے۔ غفلت کی وجہ سے بندہ اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے اور جب دور ہوتا ہے تو مغرور اور اتراتا ہے کیونکہ اس سے اللہ کا ڈر اور خوف چلا جاتا ہے۔ اللہ سے بے رُخی کی وجہ سے وہ اجنبی ہو جاتا ہے، لغزش کی وجہ سے گرتا ہے اور اس کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں۔ اور گناہوں کی وجہ سے وہ اللہ کی حفاظت سے نکل جاتا ہے اور شیطان کا قیدی بن جاتا ہے۔"

پھر ارکان نماز کی کیفیت اور فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فبالوقوف يخرج من الآباق، وبالتوجه الى القبلة يخرج من التولی والاعراض، وبا لتكبير يخرج من الكبر وبالثناء يخرج من الغفلة، وبالتلاوة يجدد تسليما للنفس وقبولا للعهد، وبالركوع يخرج من الجفاء وبالسجود يخرج من الذنب وبالانتصاب للتشهد يخرج من الخسران، وبالسلام يخرج من الخطر العظيم۔"[4]

"پس نماز میں قیام سے بندہ بھگوڑے پن سے نکلتا ہے، قبلہ رُخ ہونے سے اللہ سے بے رُخی اور بے اعتنائی سے نکلتا ہے، تکبیر کہنے سے تکبر سے نکلتا ہے، ثناء کہنے سے لاپرواہی سے نکلتا ہے، تلاوت کرنے سے اللہ کی سمع و اطاعت کے عہد کی تجدید کرتا ہے۔ رکوع کرنے سے جفاکشی سے نکلتا ہے، سجدہ کرنے سے گناہوں سے پاک ہوتا ہے، تشہد میں بیٹھنے سے نقصان سے نکلتا ہے اور سلام کہنے سے عظیم خطرے سے باہر نکل آتا ہے۔"

ii) الحج و اسرارہ

حکیم ترمذیؒ نے اپنی اس کتاب میں حج کے اسرار ورموز، فوائد وثمرات اور محاسن کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب ہذا کا زیر مطالعہ نسخہ حسنی نصر زیدان کی تحقیق کے ساتھ 1969ء میں مطبعۃ السعادۃ مصر سے پہلی مرتبہ شائع ہوا۔ بنیادی طور پر اس رسالہ میں حکیم ترمذیؒ نے بیت عتیق کی فضیلت وابتداء، حضرت ابراہیمؑ کا اس کے قواعد کو کھڑا کرنا، حج بیت اللہ کے مناسک، مشاعر اور مشاہد کے مابین فرق، کس پر حج فرض ہوگا، حجر اسود کی بقیہ مناسک کے درمیان اہمیت، حج وعمرہ کے مابین فرق اور ان کا حکم، عوام اور خواص کا حج، فرائض حج اور مناسک حج جیسے موضوعات پر انتہائی لطیف انداز میں بحث کی ہے اور رسالہ کا اختتام قصہ بنو جرھم اور زم زم کے قصہ کے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ مناسک حج کے ناموں کی تعلیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"والاء حرام مشتق من فعله وذلک أنه عطل جوارحه من اللباس والطيب والنساء وكذلک فی الصلاة يحرم لها ای يعطل جوارحه عن كل شهوة وعرفه مشتق من فعله وذلک أنه تعرف الى ربه لينجزه وعده ويغفرله ماسلف، وسميت مزدلفة لانه يزدلف اليه والمشعر الحرام لشعور القلب بربه تعالىٰ۔"[5]

"اور احرام مشتق ہے اس بات سے کہ اس نے اپنے جوارح کو لباس، خوشبو اور عورت سے روک لیا جیسکہ نماز میں یہ اس کے لیے حرام ہوتا ہے یعنی اس نے ہر شہوت سے اپنے جوارح کو روک لیا۔ اور عرفہ مشتق ہے اس بات سے کہ وہ اپنے رب کے ہاں معروف ہوگیا تاکہ اللہ بندے کو اس کے وعدہ کی جزا دے اور اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادے، اور مزدلفہ کو مزدلفہ اس لیے کہتے ہیں کہ بندہ اپنے رب کے قریب ہوگیا، اور مشعر الحرام کو مشعر الحرام اس لیے کہتے ہیں کہ بندہ کے دل کو اللہ کا شعور حاصل ہوگیا۔"

iii) کتاب اثبات العلل

حکیم ترمذیؒ نے اپنی اس کتاب میں ارکان اسلام اور مختلف اعمال کی علتوں کو ثابت کیا ہے۔ کتاب ہذا کا زیر مطالعہ نسخہ خالد زھری کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ اسکندریہ مغرب سے 2005ء میں شائع ہوا۔ بنیادی طور پر اس کتاب میں حکیم ترمذیؒ نے جن موضوعات پر قلم آزمائی کی ہے ان میں اقرار بالتوحید کی علت، مختلف اعمال کی علتیں، وضوء اور اس کے فرائض کی علت، نماز اور اس کے فرائض کی علت، نمازوں کے اوقات کی علت، نفل نمازوں کی علت، فرض اور نفل روزوں کی علت، زکوٰۃ، عشر اور خمس وغیرہ کی علت، حج اور اس کے مناسک کی علت، میراث اور اس سے متعلقہ احکام کی علتیں، تحریم خمر کی علت تحریم دم کی علت، تحریم میتہ کی علت اور مردوں پر سونا اور ریشم کے حرام ہونے کی علت وغیرہ شامل ہیں۔

2) ابو منصور الماتریدی المتوفی 333ھ

حکیم ترمذیؒ کے بعد جس شخصیت نے شریعت کے اسرار و حکم سے نقاب کشائی کی وہ ابو منصور الماتریدیؒ ہیں۔ آپ کا نام محمد بن محمود ماتریدی انصاری ہے۔ سمرقند کے علاقہ "ماترید" میں 233ھ سے 240ھ کے مابین پیدا ہوئے اور 333ھ میں وفات پائی۔ امام ماتریدیؒ نے اپنے زمانے کے کبار علماء کرام سے علم حاصل کیا جن میں ابو نصر احمد بن العباسؒ، ابو بکر احمد الجوزجانیؒ، محمد بن مقاتلؒ اور نصیر بن یحیٰ البلخیؒ مشہور ہیں۔ جبکہ کثیر تعداد میں بڑے بڑے علماء و شیوخ نے آپؒ سے فقہ و اعتقادی علوم حاصل کیے، جن میں ابو القاسم اسحاق بن محمد سمرقندیؒ، عبد الکریم بزدویؒ اور ابو عبد الرحمٰن بن ابی اللیث بخاریؒ وغیرہ شامل ہیں۔ امام ماتریدیؒ نہ صرف علم کلام کے امام تھے بلکہ ایک فقیہہ و مفسر بھی تھے، آپؒ کی تصانیف آپ کی وسعت علمی و علو مرتبت پر دلالت کرتی ہیں، جن میں مندرجہ ذیل تصانیف مشہور ہیں:

1) تأویلات اہل السنة
2) کتاب التوحید
3) المقالات
4) کتاب الجدل
5) مآخذ الشرائع[6]

آخر الذکر کتاب میں امام ماتریدیؒ نے شریعت کے احکام کے مآخذ، اسرار و حکم اور منافع پر بحث کی ہے جیسکہ اس کے نام سے ظاہر ہے تاہم یہ کتاب مفقود ہے۔

3) ابو بکر القفال الشاشی المتوفی 365ھ

امام ماتریدیؒ کے بعد علم مقاصد بطور اسرار شریعت پر جس شخصیت نے قلم اُٹھایا وہ امام ابو بکر القفال الشاشیؒ ہیں۔ آپؒ کا پورا نام ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل القفال الشاشی ہے، ماوراء النہر میں شاش شہر کی طرف نسبت کی وجہ سے شاشی مشہور ہوئے، اور اسی شہر میں 291ھ میں پیدا ہوئے۔ پھر خراسان، عراق، حجاز، شام اور ثغور کی طرف علمی اسفار کیے اور ابو بکر ابن خزیمہؒ، محمد بن جریر طبریؒ اور حافظ ابو القاسم بغویؒ سے تفسیر، حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا۔ اپنے عہد میں فقہاء شوافع میں اہم مقام حاصل کیا۔ آپ کے تلامذہ میں امام حاکمؒ، ابو عبد اللہ ابن مندہؒ اور امام ابو عبد اللہ السلمیؒ جیسے عظیم محدثین و فقہاء کے نام شامل ہیں۔ آپؒ کی وفات شہر شاش میں 365ھ میں ہوئی[7] اور علمی ورثے میں درج ذیل کتابوں کو چھوڑا:

i. کتاب فی اصول الفقه
ii. شرح الرسالة للشافعی
iii. التقریب
iv. محاسن الشریعة[8]

کتاب "محاسن الشریعۃ" شرعی احکام کے اسرار ورموز اور علل وحکم پر مشتمل ہے۔ کتاب ہذا کا زیر مطالعہ نسخہ محمد علی سمک کی تحقیق کے ساتھ 2007ء میں دار الکتب العلمیۃ بیروت سے پہلی مرتبہ شائع ہوا۔ اس کتاب میں علامہ ابو بکر القفال الشاشیؒ نے طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، اطعمہ واشربہ، لباس وزینت، ایمان وکفارات، نکاح، ایلاء ظہار، لعان، طلاق، فرائض، بیوع اور جنایات سے متعلقہ احکام کی حلت وحرمت کی حکمت ومنفعت کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ ارکان اسلام کی حکمتوں کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فأما الصلاة فجملة معناها التعظيم للخالق بانواع حركات التذلل شكراله على انعامه، وأما الذكاة فمو اساة لذوى الخلة والحاجة الذين يعجزون عن اقامة انفسهم ويخاف عليهم التلف اذا خلوا عن مواساة الاغنياء، وأما الصوم فكف النفس عن الشهوات انقطاعا الى الخالق تقرباً اليه حتى يتصور الصائم بصورة من لاحاجة له الا فى تحصيل رضاه، وأما الحج فاظهار التوبة للخالق من التقصير فى قضاء واجب شكره۔"[9]

"نماز نام ہے مختلف عاجزانہ حرکات کے ساتھ اپنے رب کی تعظیم کا اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے، زکوٰۃ تنگ دست اور حاجت مند لوگوں کے ساتھ غم خواری کا نام ہے جو اپنے نفس کو قائم رکھنے سے عاجز ہیں اور اغنیاء کی طرف سے غم خواری نہ ہونے کی وجہ سے جن کے مرنے کا خوف ہے، اور روزے سے مراد یہ ہے کہ نفس کو تمام شہوات سے روک کر خالق کے تقرب کے لیے اس کی طرف متوجہ کیا جائے یہاں تک کہ روزہ دار پر یہ کیفیت ہو کہ اسے اللہ کی رضا کے حصول کے علاوہ کوئی حاجت نہیں اور حج نام ہے واجب شکر بجالانے میں جو کمی رہ گئی اس سے توبہ کا۔"

4) ابو بکر الابہری المتوفی 375ھ

ابو بکر ابہریؒ نے بھی علم اسرار شریعت پر طبع آزمائی کی۔ آپؒ کا پورا نام محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صالح التمیمی الابہری ہے، قزوین اور زنجان کے مابین اَبھر نامی شہر میں 289ھ کو پیدا ہوئے اور اسی شہر کی نسبت سے الابہری مشہور ہوئے، محمد بن محمد الباغندیؒ، ابو القاسم بغویؒ، عبد اللہ بن زیدانؒ اور ابو عروبہ الحرانیؒ جیسے شیوخ سے تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم حاصل کیے اور شیخ المالکیہ کے لقب کے ساتھ معروف ہوئے، جبکہ تلامذہ میں امام دار قطنیؒ، ابو بکر برقانیؒ، احمد بن محمد عتیقیؒ اور ابو محمد الجوہریؒ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ آپؒ کی وفات 375ھ میں ہوئی۔[10] ابو بکر ابہریؒ نے فقہ واصول فقہ پر درج ذیل کتب تحریر کیں:

i. کتاب الرد علی المزنی

ii.) كتاب الاصول

iii.) كتاب اجماع اہل المدينة

iv.) مسئلة اثبات حكم القافة

v.) كتاب فضل المدينة على مكة

vi.) كتاب العوالى

vii.) كتاب الأمالى

viii.) مسئلة الجواب والدلائل والعلل[11]

مؤخرُالذکر کتاب احکام شرعیہ کی علتوں وحکمتوں پر مشتمل ہے جیسکہ نام سے ظاہر ہے تاہم یہ کتاب مفقود ہے۔

5) أبوالحسن العامریؒ المتوفی 381ھ

علامہ ابھریؒ کے بعد جس شخصیت نے مقاصد شریعت بطور اسرار دین پر قلم اٹھایا وہ ابوالحسن العامریؒ ہیں۔ آپ کا پورا نام أبوالحسن محمد بن أبی ذر یوسف العامری النیشاپوری ہے، نیشاپور شہر میں 300ھ میں پیدائش ہوئی۔ خراسان، رے اور بلخ وغیرہ شہروں کے علمی اسفار کیے۔ تصوف، منطق وفلسفہ میں ماہر تھے۔ 381ھ میں نیشاپور میں وفات ہوئی۔ آپؒ کے علمی ورثے میں درج ذیل کتب شامل ہیں:

i.) مجموعه

ii.) انقاذ البشر من الجبر و القدر

iii.) التقرير لأوجه التقدير

iv.) النسک العقلى

v.) الابصار والمبصر

vi.) السعادة والاء سعاد فى السيرة الانسانية

vii.) الاء علام بمناقب الاسلام۔[12]

کتاب "الاعلام بمناقب الاسلام" میں ابوالحسن العامریؒ نے سابقہ مذاہب و ادیان کے ساتھ تقابل کرکے احکام شرعیہ کو عقلی و نقلی اعتبار سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مزید آپؒ نے اپنی اس کتاب میں سب سے پہلے ارکان خمسہ کی اصطلاح استعمال کی، جسے بعد میں امام جوینیؒ وامام غزالیؒ نے ضروریات خمسہ کے ساتھ تعبیر کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"وأما المزاجر فمدارها ايضاً عند ذوى الأديان لن يكون الا على أركان خمسة وهى مزجرة قتل النفس كالقود والدية، ومزجرة أخذ المال كالقطع والصلب، ومزجرة هتک الستر كالجلد والرجم ومزجرة ثلب العرض كالجلد مع التفسيق ومزجرة خلع البيضة كالقتل عن الرِّدَّة۔"[13]

"جہاں تک سزاؤں کا تعلق ہے تو تمام ادیان میں اس کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے، اور وہ یہ ہیں کسی جان کو قتل کرنے کی سزا قصاص و دیت ہے، ناحق مال لینے کی سزا ہاتھ کاٹنا اور صولی چڑھانا ہے، کسی کے پردہ کو خراب کرنے کی سزا کوڑے مارنا اور رجم ہے، کسی کی عزت کو داغ دار کرنے کی سزا حد قذف ہے، اور اسلام سے پھرنے کی سزا قتل ہے۔"

6)ابن بابویہ القمیؒ المتوفی 381ھ

ابو الحسن العامریؒ کے بعد جس شخصیت نے شرعی احکام کی علل و حکم کو جمع کیا وہ ابن بابویہ القمیؒ ہیں۔ آپؒ کا نام محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی ہے۔ شہر قم میں 306ھ میں پیدائش ہوئی اور اسی نسبت سے القمی مشہور ہوئے۔ زندگی کا اکثر حصہ رے شہر میں درس و تدریس میں گزارا، اہل تشیع میں محدث، امام کبیر اور شیخ صدوق کے القاب سے مشہور ہوئے۔ تلامذہ کا جم غفیر ہر وقت آپؒ کے ساتھ موجود ہوتا تھا اور قم شہر میں آپؒ کے حافظہ کی مثال بیان کی جاتی تھی۔ 381ھ میں رے شہر میں وفات ہوئی۔ آپؒ نے تفسیر، حدیث، فقہ و اصول فقہ اور فضائل اہل بیت وائمہ اطہار پر 300 سے زائد کتب کو چھوڑا جن میں درج ذیل نمایاں طور پر شامل ہیں:

i. كتاب التوحيد
ii. كتاب الامامة
iii. التفسير
iv. الشرائع
v. كتاب الخصال
vi. المقنع
vii. الغمة
viii. الهداية
ix. من لايحضره الفقيه
x. معانى الاخبار
xi. مجالس المواعظ فى الحديث
xii. علل الشرائع والأحكام[14]

کتاب "علل الشرائع والاحکام" میں علامہ القمیؒ نے مختلف فقہی موضوعات کے متعلق احکام شرعیہ کے علل و اسباب کو آپ ﷺ اور ائمہ اطہار سے مروی روایات کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ کتاب ہذا کا زیر مطالعہ نسخہ دار المرتضیٰ بیروت لبنان سے دو اجزاء پر مشتمل ایک جلد میں شائع شدہ ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب 647 ابواب میں منقسم ہے اور علامہ قمیؒ

نے ہر باب کا عنوان باب العلۃ رکھا ہے۔ مثلاً لفظ آدم کی وجہ تسمیہ اور علت بیان کرنے کے لیے "العلة التی من أجلها سمی آدم آدم" کے عنوان سے پہلے باب قائم کرتے ہیں پھر اس کے تحت یہ روایت بیان کرتے ہیں:

"عن ابی عبداللہؒ قال: انما سمی آدم آدم لأنه خلق من أديم الارض۔"[15]

"حضرت ابو عبداللہؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں بے شک آدمؑ کو آدمؑ اس لیے کہتے ہیں کہ اسے زمین کی مٹی سے بنایا گیا۔"

پھر لفظ انسان کی وجہ تسمیہ وعلت بیان کرنے کے لیے "العلۃ التی من اجلھا سمی الانسان اِنساناً" کے عنوان سے پہلے باب قائم کرتے ہیں، پھر اس کے تحت یہ روایت بیان کرتے ہیں:

"عن ابی عبداللہؒ قال: سمی الانسان انساناً لانه ينسى، وقال الله تعالىٰ: ولقد عهدنا الىٰ آدم من قبل فنسى۔"[16]

"حضرت ابو عبداللہؒ سے مروی ہے کہ انسان کو انسان کہنے کی علت یہ ہے کہ وہ بھول جاتا ہے، اور اللہ رب العزت کا فرمان ہے: اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا پس وہ بھول گیا۔"

اسی طرح عورتوں کے لیے سفر میں جمعہ کا غسل ترک کرنے کی حکمت وعلت بیان کرنے کے لیے "العلة التی من أجلها رخص للنساء فی السفر فی ترک غسل الجمعة" کے عنوان سے باب قائم کرتے ہیں پھر درج ذیل روایت بیان کرتے ہیں:

"عن محمد بن احمد قال: غسل الجمعة واجب على الرجال والنساء فی السفر والحضر الا أنه رخص للنساء فی السفر لقلة الماء۔"[17]

"حضرت محمد بن احمدؒ سے مروی ہے کہ جمعہ کا غسل سفر وحضر میں ہر مرد وعورت پر واجب ہے مگر پانی کی قلت کی وجہ سے سفر میں عورتوں کو رخصت دی گئی ہے۔"

7) أبو بكر الباقلانی المتوفی 403ھ

امام ابو بکر الباقلانیؒ نے بھی احکام شرعیہ کے علل وحکم پر قلم کاری کی۔ آپؒ کا نام محمد بن الطیب بن محمد بن جعفر بن القاسم قاضی أبو بکر الباقلانی ہے۔ 338ھ میں بصرہ میں پیدائش ہوئی، بغداد میں ابو بکر بن مالک القطیعیؒ، ابو محمد بن ماسیؒ، ابو عبد اللہ الطائیؒ، ابو بکر الأبھریؒ اور ابن زید قیروانیؒ جیسے شیوخ سے تفسیر، حدیث، فقہ واصول اور عقائد کا علم حاصل کیا۔ فروعات میں امام مالکؒ کے مقلد تھے جبکہ عقائد میں امام ابو الحسن اشعریؒ کے پیرو تھے۔ اپنے زمانے میں علم کلام کے سب سے بڑے عالم، مناظر اور امام تھے، گمراہ فرقوں اور عقائد کے رد میں آپؒ نے بے شمار کتابیں تحریر کیں اور چوتھی صدی ہجری کے مجدد کہلائے۔ آپؒ کے تلامذہ میں أبو محمد عبد الوھاب بن علیؒ، علی بن محمد الحریری، ابو جعفر السمنانی اور ابو طاہر

الواعظؒ وغیرہ کے نام نمایاں طور پر شامل ہیں۔ 403ھ میں بغداد ہی میں وفات ہوئی۔ آپؒ نے تفسیر، حدیث، فقہ و اصول اور علم الکلام پر کثیر تعداد میں کتب تحریر کیں جن میں درج ذیل نمایاں طور پر شامل ہیں:

i. اعجاز القرآن
ii. الانصاف
iii. مناقب الائمة
iv. دقائق الکلام
v. الملل والنحل
vi. هداية المرشديد
vii. الاستبصار
viii. تمهيد الدلائل
ix. البيان عن الفرق بين المعجزه والكرامة
x. كشف اسرار الباطنية
xi. التمهيد فى الرد على الملحدة والمعطلة والخوارج والمعتزلة
xii. الأحكام والعلل[18]

مؤخر الذکر کتاب "الأحکام والعلل" میں علامہ باقلانیؒ نے احکام شرعیہ کی علتوں کو بیان کیا ہے تاہم یہ کتاب مفقود ہے۔

خلاصہ بحث

الغرض چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں علم مقاصد شرعیہ کی داغ بیل پڑ گئی تھی اور مقاصد، مصلحت، منفعت، محاسن، حکم اور علل شریعت کی اصطلاحات کے ذریعے اس پر ابحاث ہوتی رہیں۔ سب سے پہلے حکیم ترمذیؒ المتوفی 318ھ نے "مقاصد" کی اصطلاح استعمال کی اور علم اسرار شریعت پر "الصلوٰۃ و مقاصدھا"، "الحج و اسرارھا" اور "اثبات العلل" کے عنوانات سے تین کتابیں تحریر کیں۔ پھر ابو منصور الماتریدیؒ المتوفی 333ھ نے اس موضوع پر "مآخذ الشرائع" کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی۔ اس کے بعد ابو بکر القفال الشاشیؒ المتوفی 365ھ نے شریعت کے محاسن و خوبیوں کو اُجاگر کرنے کے لیے "محاسن الشریعۃ" کے عنوان سے کتاب تألیف کی۔ اس کے بعد ابو بکر الابھریؒ المتوفی 375ھ نے احکام شرعیہ کے علل و حکم پر "مسئلۃ الجواب والدلائل والعلل" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔ پھر ابوالحسن العامریؒ المتوفی 381ھ نے "الاءعلام بمناقب الاسلام" کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔ اس کے بعد علی بن بابویہ القمیؒ المتوفی 381ھ شیعہ عالم ہیں۔ ان کی مشہور کتاب "علل الشرائع" جس میں انہوں نے مختلف احکام کی علتوں سے متعلق شیعہ علماء اور ائمہ

اہل بیت کی روایات کو جمع کیا ہے۔ اور آخر میں امام ابو بکر الباقلانیؒ المتوفی 403ھ کا نام آتا ہے جنہوں نے علم اسرار شریعت پر "الأحکام والعلل" کے عنوان کے ساتھ ایک کتاب تحریر کی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] الذهبی، شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة، 1985م، ج:13، ص:439۔/ السلمی، ابو عبدالرحمٰن، محمد بن حسین بن محمد، طبقات الصوفية، محقق، مصطفی عبدالقادر عطاء، بیروت، دار الکتب العلمية، الطبعة الاولیٰ، 1998م، ص:175۔/ ابن حجر عسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی، لسان المیزان، محقق، دائرة المعرف النظامیه الهند، بیروت، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات، الطبعة الثانية، 1971م، ج:5،ص:308۔

[2] الحکیم الترمذی، ابو عبدالله محمد بن علی، الصلاة و مقاصدها، محقق، حسنی نصر زیدان، مصر، دار الکتاب العربی، 1965م، ص:8،9۔

[3] ایضاً، ص:12۔

[4] الصلاة ومقاصدها، ص:12۔

[5] الحکیم الترمذی، ابو عبدالله محمد بن علی، الحج واسراره، محقق، حسنی نصر زیدان، مصر، مطبعة السعادة، الطبعة الاولیٰ،1969م، ص:33،34۔

[6] ابن قطلوبغا، زین الدین أبو العدل قاسم، تاج التراجم فی طبقات الحنفية، محقق، محمد خیر رمضان، دمشق، دار القلم، الطبعة الاولیٰ، 1992م، ج:2، ص:59۔ / الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد، الأعلام، دار العلم للملایین، الطبعة الخامسة عشر، 2002م۔

[7] ابن خلکان، شمس الدین أحمد بن محمد، وفیات الاعیان وأنباء ابناء الزمان، محقق، احسان عباس، بیروت، دارصادر، الطبعة الاولیٰ، 1971م، ج:4، ص:200۔/ ابن صلاح، عثمان بن عبدالرحمٰن، طبقات الفقهاء الشافعية، محقق، محی الدین علی نجیب، بیروت، دار البشائر الاسلامية، الطبعة الاولیٰ، 1991م، ج:1، ص:228۔

[8] عمر بن رضا بن محمد راغب، معجم المؤلفین، بیروت، دار احیاء التراث العربی، (س۔ن)، ج:10، ص:308۔

[9] القفال الشاشی، ابوبکر محمد بن علی، محاسن الشريعة، محقق، محمد علی سمک، بیروت، دار الکتب العلمية، الطبعة الاولیٰ، 2007م، ص:29۔

[10] سیر أعلام النبلاء، ج:16، ص:332۔/ الیحصبی، أبوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ، ترتیب المدارک و تقریب المسالک، محقق، سعید احمد اعراب، مطبعة فضالة المحمدية المغرب، الطبعة الاولیٰ، 1981م، ج:6، ص:183۔

[11] ابن فرحون، ابراهیم بن علی بن محمد، الدیباج المذهب فی معرفة اعیان علماء المذهب، بیروت، دار الکتب العلمية، (س۔ن)، ص:257۔

[12] الأعلام للزرکلی، ج:7، ص:148۔

[13] ابوالحسن العامری، محمد بن أبی ذریوسف، الاعلام بمناقب الاسلام، محقق، احمد عبدالحمید غراب، الریاض، دارالاصالة للثقافة والنشر، الطبعة الاولیٰ، 1988م، ص:123۔

[14] سرکیس، یوسف بن الیان بن موسیٰ، معجم المطبوعات العربیه والمعربة، مصر، مطبعة سرکیس، 1928م، ج:1، ص:43،44۔/ الأعلام للزرکلی، ج:6، ص:274۔/سیر اعلام النبلاء، ج:16، ص:304۔

[15] شیخ الصدوق، ابن بابویه القمی، محمد بن علی، علل الشرائع، بیروت، لبنان، دار المرتضیٰ، (س۔ن)، ص:21۔

[16] علل الشرائع، ص:22۔

[17] علل الشرائع، ص:278۔

[18] ترتیب المدارک وتقریب المسالک، ج:7، ص:44۔/ دخیات الاعیان، ج:4، ص:269۔/ سیراء علام النبلاء، ج:17، ص:190۔/ الأعلام للزرکلی، ج:6، ص:176۔/ معجم المؤلفین، ج:10، ص:109۔